فخر کہہ کر فقر کو اے خسرو دُنیا و دیں
تو نے محتاجوں کو شاہوں کا بنایا ہم نشیں

ماحیِ کفر وضلالت، قاسم خلد و جحیم
پیشوائے مرسلاں، ہادئ راہِ مستقیم

تیرے مقدم کے لئے ڈالی ہے بنیادِ جہاں
سید لولاک تو ہے وجہِ ایجادِ جہاں

مایۂ نازِ عرب، یا شاہ تیری ذات ہے
بلکہ اے شاہ شہاں تو فخر موجودات ہے

تیری خدمت افتخارِ فاتحِ بدر وحنین
اے حبیب کبریا، جدالحسنؑ جد الحسینؑ

تیری توصیف اور زبانِ ماتِیِ کج مج بیاں
یہ وہ منزل ہے جہاں عاجز ہے سعی قدسیاں

صرف اتنی التجا ہے اور بس ختمِ کلام
اس طرف بھی اک نظر، شاہِ دو عالم والسّلام

نعت مرسل اعظم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تذہیب نگروری، لکھنؤ

کرنوں کی طرح پھیلے ہیں آثارِ محمدؐ
ممنون ہیں اسلام کے کفارِ محمدؐ

مرتے ہیں فقط نام کو اس دہر میں، ورنہ
ہر موت سے آزاد ہیں بیمارِ محمدؐ

ہے عظمتِ کردار میں واللہ اکیلا
ہم کو تو خدا لگتا ہے کردارِ محمدؐ

یوسفؑ کے خریدار تو تھے سیکڑوں لیکن
اللہ ہے بس ایک خریدارِ محمدؐ

دشمن کو دعا دیتا ہے حملوں کے عوض میں
اسلام بنا جاتا ہے کردارِ محمدؐ

کیوں ذکر کرے طور کا وہ شخص جہاں میں
جو روز پیئے شربتِ دیدارِ محمدؐ

معراجِ نبیؐ حیدرؑ کرّار سے پوچھو
ہے نفسِ نبیؐ محرمِ اسرارِ محمدؐ

صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہوتا ہے کیسے
یہ بات بتا دیتی ہے رفتارِ محمدؐ

بعثت کی خوشی کیوں نہ ہو اربابِ ولا کو
قرآن ہے بس آج سے گفتارِ محمدؐ

تذہیبؔ کی توہین ہے جنّت کی تمنّا
مل جائے اِسے سایۂ دیوارِ محمدؐ